نماز جمعہ

جنگ اخبار میں حاکمِ ضلع لسبیلہ کا مراسلہ پڑھ کر ہم دریائے حیرت میں ڈوب گئے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کے فتویٰ پر پورے ضلع میں نماز جمعہ کا پڑھنا ممنوع ہے۔ فتویٰ کی بنیاد وہ شرائط ہیں جو اہل تقلید کے آئمہ نے مقرر کی ہیں اور جو نماز جمعہ کے قرآنی حکم کے صریح خلاف ہیں۔ یہ شرائط خود ساختہ ہیں۔ قرآنی حکم یہ ہے: ''اے ایمان والو! جمعہ کی نماز کی اذان سنتے ہی نماز کیلئے دوڑ پڑو اور لین دین چھوڑ دو۔'' اس حکم میں تمام اہل ایمان شامل ہیں۔ بازار کا ہونا یا کسی حاکم کا دفتر وہاں ہونا کہیں نہیں آیا۔ یہ فتویٰ اسلامی نظریاتی کونسل کا جاری کردہ نہیں بلکہ چیئرمین نے اپنے ضلع کیلئے انفرادی طور پر دیا ہوا ہے اور اسی کے تحت ضلع بھر میں جمعہ کی نماز نہیں پڑھی جاتی ہے۔ سوال چونکہ حاکم ضلع نے خود اٹھایا ہے اس لیے ہم نہ چاہتے ہوئے بھی درست تسلیم کرتے ہیں۔ حاکم کے دفتر کا ہونا تو ویسے ہی ثابت ہو گیا۔ رہا بازار تو مفتی صاحب بازار سے مراد لاہور کا انارکلی بازار کیوں لیتے ہیں اور کتاب اللہ میں دیئے گئے حکم فرضیتِ نماز جمعہ کو کس شرعی دلیل پر رد کرتے ہیں۔ اہل تقلید کی یہی روش ہے جس سے ہمیں اختلاف ہے کہ غیر نبی آئمہ اٹھ کر قرآن و حدیث کی نصوص کو مسترد کر دیتے ہیں۔ اگر ہماری آواز اس ضلع کے باسیوں تک پہنچ سکے تو وہ فوراً اٹھیں اور نماز جمعہ کا بندوبست کریں۔ میدان حشر میں، ترکِ نماز جمعہ کے گناہ سے وہ اس لیے نہ بچ جائیں گے کہ اس ترک کا حکم کسی مفتی نے دیا تھا۔ حساب ہر فرد نے اپنا اپنا دینا ہے۔ مفتی صاحب ایسا غلط حکم دینے کا وبال خود اٹھائیں گے مگر اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ترک نماز جمعہ کرنے والے لوگ بھی مستوجب سزا ہوں گے۔ اندھی تقلید کرنا، ان کا جرم بن جائے گا۔ تقلید وہاں ہوتی ہے جہاں قرآن یا حدیث کی نص مرجود نہ ہو۔ یہاں تو واضح حکم قرآن میں موجود ہے تو تقلید کیسی؟

ہماری پارلیمنٹ

میاں نواز شریف وزیر اعظم اور قائد ایوان ہیں مگر دیارِ نبی نے مدد کیلئے پکارا تو اپنی دو تہائی اکثریت سے کام نہ لے سکے اور سیکولر عناصر کی خواہشات پر، پکار پر لبیک نہ کہہ سکے۔ اپنی اس کوتاہی کے ازالے کیلئے بعد میں سعودی قیادت ۔ سے معذرت کرنے بھی گئے۔ اسی پالیسی کا اثر ہے، کہ انڈیا، قطر میں پردھان بن گیا اور